سلطان الہند
پیشکش
ادارۂ اہل سنّت کراچی
بقلم
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
www.facebook.com/darahlesunnat

سلطان الہند

پیشکش

ادارۂ اہلِ سنّت

بقلم

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سلطان الہند

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی (مدیر: ادارۂ اہلسنّت کراچی)

اللہ تعالی کی بارگاہ میں اولیائے کرام کا مقام و مرتبہ بہت اَرفع واعلی ہے، انہیں رب تعالی کا قُربِ خاص حاصل ہے، ان مَقبولانِ بارگاہ کا دل ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے، ان کے شب وروز تسبیح وتہلیل میں گزرتے ہیں، ان کا دل اللہ ورسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے، انہیں مخلوق کی تربیت ورَہنمائی کا فریضہ بھی سونپا جاتا ہے، ان حضرات نے ہمیشہ اپنے پاکیزہ کردار کے ذریعے لوگوں کو پیار، محبت، اَخلاق، ضبطِ نفس اور باہمی رَواداری کا پیغام دیا، مُعاشرے کے دُھتکارے ہوئے لوگوں کو اپنے سینے سے لگایا، شدت وانتہاء پسندی کی نفی کی، اِسلام کے پیغام کو مخلوق خدا تک پہنچانے میں ان حضرات کا کردار اور جد وجہد، مثالی اور تاریخی اَہمیت کا حامل ہے، انہی نُفوس قدسیہ میں سے ایک برگزیدہ ہستی، سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اَجمیری سَنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں کم وبیش نوے ۹۰ لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم وفضل اور تعلیمات کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔

مختصر حالاتِ زندگی:

حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۵۳۶ھ مطابق ۱۱۴۱ء میں سجستان میں ہوئی[۱]، بچپن ہی میں ایک بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی توجہ سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں طلبِ حق کا جذبہ پیدا ہوا، اس سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سمرقند اور بُخارا کے سفر بھی اختیار فرمائے، مختلف اساتذۂ کرام سے علومِ ظاہری کے حصول اور اس کی تکمیل کے بعد، حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی نے علومِ باطنی کا ارادہ فرمایا، اور حضرت خواجہ عثمان ہرَوَنی رحمۃ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر شرفِ بیعت حاصل کیا، اس کے بعد بیس ۲۰ سال تک اپنے مُرشِد کی خدمت میں حاضر رہ کر رُوحانی فیوض وبَرکات سے مستفید ہوتے رہے، اسی دَوران آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے پیرومُرشِد کے ہمراہ حرَمین شریفَین بھی حاضر ہوئے، جہاں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خرقۂ خلافت عطا کیا گیا، اپنے مُرشِد سے رُخصت کی اِجازت ملنے کے بعد، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے لاہور (موجودہ پاکستان) تشریف لائے، اور حضور داتا علی ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار شریف پر چند روز معتکف رہنے کے بعد ہندوستان تشریف لے گئے[۲]۔

---

(۱) "اردو دائرہ معارف اسلامیہ" ۷/۶۴۵، ۶۴۶ ملتقطاً۔

(۲) دیکھیے: "دلیل العارفین" "تذکرہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ۹۔

حضور خواجہ صاحب کی اجمیر میں تشریف آوری:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پتھورا رائے (پرتھوی راج) کے دَورِ حکومت میں اجمیر تشریف لائے، اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے، پتھورارائے اس زمانہ میں اجمیر میں ہی مقیم تھا، ایک روز اس نے آپ علیہ الرحمۃ کے ایک مرید کو کسی وجہ سے ستایا، آپ نے اُسے پیغام بھیجا کہ اِسے مت ستاؤ! لیکن اس کا سَر غرور و تکبر سے بھرا ہوا تھا، وہ باز نہ آیا اور اس مرید کے بارے میں ناشائستہ کلمات کہے، تو آپ نے فرمایا: "پتھورا را زندہ گرفتہ بدستِ لشکرِ اسلام دادم" یعنی "پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے میں نے لشکرِ اسلام کے ہاتھ میں دے دیا"، انہی ایّام میں شہاب الدّین غَوری لشکر لے کر غزنی سے ہندوستان پر حملہ آوَر ہوئے، پتھورا نے مقابلہ کیا، لیکن اللہ کے حکم سے زندہ گرفتار ہو گیا[1]۔

سرزمین ہندوستان میں سلسلۂ چشت کا ارتقاء:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوستان میں سلطانِ اولیاء، اور سلسلۂ چشتیہ کے بانی ہیں، یہ سلسلہ "خراسان" کے ایک مشہور شہر "چشت" سے منسوب ہے، حضرات صوفیائے کرام نے اس شہر کو تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن کا مرکز بنایا، جس کے باعث یہ سلسلہ اس شہر کی نسبت سے "چشتیہ" کہلانے لگا، سلسلۂ چشتیہ کے بانی شیخ ابواسحاق شامی ہیں، جنہوں نے "چشت" شہر پہنچ

---

(۱) "مرآۃ الاَسرار" مترجم، ص۵۹۹ ملتقطاً۔

کر رُشد وہدایت اور اصلاحِ باطن کا ایک مستحکم نظام قائم فرمایا، ہندوستان کا رُخ کرنے والے سب سے پہلے چشتی بزرگ، حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تھے، لیکن اس سر زمین پر اس سلسلے کو پروان چڑھانے اور پھیلانے کا سہرا، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سر ہے [1]۔

امام اہل سنّت کی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہما سے محبّت و عقیدت:

سیّدی اعلی امام اہل سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک بار خواب میں اور دو ۲ بار بنفسِ نفیس اجمیر شریف تشریف لا کر، حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضری دی، ایسی ہی ایک حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے، ماہرِ رضویات ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۱۹۰۴ء میں اپنے دوسرے حج وزیارت سے واپسی پر، احمد آباد اور نوساری (سورت صوبہ گجرات) کا سفر کرتے ہوئے اجمیر شریف پہنچ کر، بارگاہِ خواجہ میں حاضر ہوئے، حضرت امام احمد رضا بریلوی قدّس سرّہٗ نے سرکار خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی، انہیں حضرت خواجہ (معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ) سے بڑی عقیدت و محبت تھی، وہ سرکار خواجہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فیوض وبرکات، اختیارات و تصرّفات اور کرامات

---

(۱) دیکھیے: "تاریخ مشائخ چشت" ص۱۵۵۔

بیان کر کے ان کی عظمت و بزرگی ظاہر کرتے ہیں، مزارِ خواجہ کو مقاماتِ اِجابت میں شمار کرتے ہیں، انہیں سلطان الہند اور غریب نواز مانتے ہیں"[۱]۔ اسی حاضری کے بارے میں وکیلِ اعلیٰ حضرت سیّد حسین علی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "دربارِ چشت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ حاضری ایسی عقیدت و محبت کی حامل تھی، کہ ہم خُدّامِ آستانہ اور تمام مسلمانانِ اجمیر کے دِلوں پر نقش کر گئی "[۲]۔

ہندوستان کے بُت کدوں میں "اللہ اکبر" کی صدائیں:

حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اسلام کے لیے بے پناہ خدمات ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رُشد وہدایت، وعظ ونصیحت اور باطنی توجہ کے ذریعے ہندوستان کے بُت کدوں میں "اللہ اکبر" کی صدا بلند فرمائی، حضرت سیّد محمد بن مُبارَک کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "سِیر الاولیاء" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ملک ہندوستان اپنے آخری مشرقی کنارہ تک کفر وشرک کی بَستی تھی، سرکش لوگ ﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى﴾[۳] "میں تمھارا سب سے اونچا رب ہوں" کی (مُشرکانہ) صدا لگا رہے تھے، اور اللہ وحدہ لاشریک کی خدائی میں دوسری ہستیوں کو شریک کر رہے تھے، اور اینٹ، پتھر، درخت،

---

(۱) "اجمیر معلیٰ میں اعلیٰ حضرت" ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی۔

(۲) دیکھیے: "ماہنامہ سنّی دنیا" دسمبر ۲۰۰۸ء بحوالہ "دربار چشت" ص۱۰۔

(۳) پ ۳۰، النازعات: ۲٤.

جانور، گائے، گوبر کو سجدہ کرتے تھے، کفر کی ظُلمت سے ان کے دل تاریک و مُقفّل تھے، سب لوگ دین و شریعت کے حکم سے غافل اور اللہ و رسول سے بے خبر تھے، حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم مُبارَک کا اس مُلک میں پہنچنا تھا کہ اس مُلک کی ظُلمت، نورِ اسلام میں تبدیل ہوگئی، جو فضا شرک کی صداؤں سے معمور تھی، اب وہ "اللہ اکبر" کے نعروں سے گونجنے لگی، اس ملک میں جس کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی، اور قیامت تک جو بھی اس دولت سے مُشرَّف ہوگا، نہ صرف وہ بلکہ اس کی اولاد دَر اولاد اور نسل دَر نسل سب کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں ہوگا، اور قیامت تک شیخ الاسلام خواجہ معین الدین سَنجری اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رُوح کو پہنچتا رہے گا"[1]۔

حضور خواجہ غریب نواز کے فرامین واِرشادات:

اگر حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرامین واِرشادات کا جائزہ لیا جائے، تو ہمیں اُن میں بھی فرائض وواجبات کی پابندی، گناہوں سے نفرت، دنیا سے بے رَغبتی، اور ظاہر وباطن کی اِصلاح کا ہی درس ملتا ہے، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مُرشِد حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات کو "دلیل العارفین" میں جمع فرمایا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے فرمایا:

---

(۱) دیکھیے: "دلیل العارفین" مترجم، تذکرہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ملتقطاً۔

(۱)"کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عزّت میں نماز کے بغیر قُرب حاصل نہیں کر سکتا؛ کیونکہ یہی نماز "معراج المؤمنین" ہے، نماز ایک راز ہے جسے بندہ اپنے پروَردگار سے بیان کرتا ہے، اور راز کہنے کے لیے بندے کو ایسا قُرب حاصل ہوتا ہے، جو اس راز کے لائق ہوتا ہے، اور اصل راز کی باتیں تو صرف نماز ہی میں کہی جاسکتی ہیں"[۱]۔

(۲) نماز کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِرشاد فرمایا کہ "جو شخص نماز کا حق ادا نہیں کرتا (یعنی خشوع و خضوع سے نماز نہیں پڑھتا)، فرشتے اس کی نماز کو آسمان پر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، مگر اس کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے، بارگاہِ الٰہی سے حکم آتا ہے کہ اس نماز کو واپس لے جاؤ، اور اسے نمازی کے منہ پر مارو، اس وقت یہ نماز اپنی زبانِ حال سے کہے گی کہ اے نمازی! تونے مجھے ضائع کردیا"[۲]۔

(۳) دنیا سے بے رَغبتی اور فکرِ آخرت کی ترغیب دیتے ہوئے، ایک بار حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بزرگ کا حال سنایا، اور پھر آخر میں ان کی ایک نصیحت کا ذکر کیا کہ "اے عزیز! یہ لوگ جو اس قدر دنیا اور دنیاداری میں مشغول ہیں، دَراصل یہ اللہ تعالیٰ سے بہت دُور جا پڑے ہیں، انہیں اپنے زادِ راہ کی تیاری میں مشغول ہونا چاہیے،

---

(۱) "دلیل العارفین" پہلی مجلس، ص۱۵ ملتقطاً۔

(۲) "دلیل العارفین" دوسری مجلس، ص۲۶۔

ہمارے سامنے ابھی بہت سی منزلیں ہیں، جن سے ہمیں بڑی احتیاط کے ساتھ گزرنا پڑے گا"۔ اس کے بعد حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اے درویش! اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! (جس دن سے اُس بزرگ نے مجھے یہ نصیحت کی ہے) اُس دن سے آج تک میں اِسی غم میں مبتلا ہوں، موت اور قبر کی ہولناکیوں سے پگھل رہا ہوں، اور خوف سے نڈھال ہو رہا ہوں، کہ میرے پاس ایسا کوئی زادِ راہ نہیں، جس کی بدَولت میں اس خوف سے نجات پاسکوں!"[1]۔

(۴) اَحکام شریعت کی پاسداری کی تلقین کرتے ہوئے، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالی کے اَحکام کی بجاآوری میں سستی نہ کرے؛ تاکہ وہ جو کچھ چاہے وہی ہو جائے، اور جب کسی شخص کو یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے، تو وہ وہی چاہتا ہے جو اللہ تعالی چاہتا ہے"[2]۔

(۵) راہِ سُلوک کے مسافروں کو نصیحت کرتے ہوئے، حضور سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِرشاد فرمایا کہ "سالک جب تک دنیا اور اس کی ہر چیز سے، حتی کہ اپنی ذات سے بھی بے زار نہیں ہو جاتا، تب تک وہ

---

(۱) "دلیل العارفین" چوتھی مجلس، ص۴۱۔

(۲) "دلیل العارفین" چھٹی مجلس، ص۵۴۔

اہلِ سُلوک میں داخل نہیں ہو سکتا، اور جو شخص مذکورہ شرائط کو پورا نہیں کرتا، وہ اہلِ سُلوک میں کذّاب اور جھوٹا شمار ہوتا ہے"[۱]۔

(۶) اللہ رب العالمین سے سچّی محبت کرنے والوں کی پہچان بتاتے ہوئے، حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالی کی محبت میں وہ شخص سچا ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خاطر (بوجہ شرعی) ماں باپ، بیٹوں اور بھائیوں سے بھی قطع تعلق کر لے"[۲]۔

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ، بہن بھائیوں یا اولاد کی خاطر کبھی اللہ تعالی کی نافرمانی نہ کرے، اگر وہ اپنی دنیاوی عیش وعشرت کے لیے اسے خلافِ شرع کام کرنے پر مجبور کریں، تو ان کی بات نہ مانے، اور اگر وہ خود کسی ایسے خلافِ شرع کام کا ارتکاب کرتے ہوں، جس کے باعث شرعی طَور پر اُن سے قطع تعلقی کرنا جائز ہو، اور سمجھانے کے باوجود وہ اس خلافِ شرع کام سے باز نہ آئیں، تو اُن سے تعلق نہ رکھے۔

(۷) اللہ تعالی کن صفات کے حامل لوگوں کو دوست رکھتا ہے؟ اس سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ

---

(۱) "دلیل العارفین" نویں مجلس، ص۹۷۔

(۲) "دلیل العارفین" دسویں مجلس، ص۹۸۔

تین ۳ خوبیاں جس میں ہوں، اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے: ایک دریا جیسی سخاوت (کہ سب کو نواز دے)، دوسری آفتاب کی طرح شفقت (کہ سب پر مہربانی کرے)، تیسری زمین کی مانند تواضع (کہ ہر ایک کے لیے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے بچھ جائے)۔

(۸) اچھی صحبت اختیار کرنے اور بُری صحبت سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے، حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر، اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بدتر ہے"[۱]۔

وِصال شریف:

حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ رب العالمین کے پسندیدہ اور مقبولانِ بارگاہ بندوں میں سے ہیں، بارگاہِ الٰہی میں ان کی شان وعظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ علم وعرفان کی برکتیں لٹاتے ہوئے، ٦ رجب المرجب ۶۳۳ سنِ ہجری[۲] کو جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال فرمایا، تو آپ کی نورانی پیشانی پر یہ نقش ظاہر ہوا: "حَبِيْبُ اللهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ الله"[۳] "اللہ تعالیٰ کا حبیب، اللہ کی محبت میں انتقال کرگیا"۔

---

(۱) "اخبار الاخیار" خواجہ معین الحق والدین، ص۲۳۔

(۲) دیکھیے: "اخبار الاخیار" مترجم، ص۴۷۔

(۳) "اَخبار الاَخیار" مترجم، ص۴۷۔

آپ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہندوستان کے شہر اجمیر میں واقع ہے، جہاں تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر، اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی سیرتِ طیّبہ اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور اپنے تمام اولیاء سے سچی محبت کرتے رہنے کی سعادت نصیب فرمائے، آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.